سیاست کے نتیجے میں ایسی جمہوریت آئے گی جو اسلام کا راستہ روکنے میں سیکولر اور مخالفِ دین حکومتوں سے بھی زیادہ سخت ہو گی۔ یہ آرڈی ننس بالمل کے بارود خانے کے لیے ایک چنگاری کی حیثیت رکھتا ہے۔

ذیل میں آرڈی ننس کے متعلق مرکز جماعت اسلامی کے اظہارِ تاثر کی اوّلین قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے میں اپنا تاثر یہ دیتا ہوں کہ "پُرشکوہ الفاظ کے انبار مگر معنی ندارد"۔ اور "دفعات کے امید افزا عنوانات مگر مضمون کالعدم"۔

زیادہ مؤثر قول قاضی حسین احمد امیر جماعتِ اسلامی کا ہے کہ یہ "نفاذِ شریعت آرڈی ننس نہیں، انسدادِ شریعت آرڈی ننس ہے"۔

کاش کہ خدا کی دی ہوئی مہلت سے فائدہ اٹھا کر صدر صاحب اس آرڈی ننس کو واپس لے کر نیا آرڈی ننس نافذ کر دیں جو ۸ جون والے (شائع شدہ جنگ) مسودے سے تو کم تر نہ ہو۔

اب جماعت کی قرارداد !:-

صدرِ مملکت نے کل نفاذ شریعت آرڈی ننس جاری کر دیا ہے۔ جس طرح صدر صاحب نے سابق حکومت اور قومی اسمبلی کے خلاف فردِ جرم میں نفاذِ شریعت سے گریز اور پہلو تہی پر زور دیا تھا اور اپنے ریفرنڈم کے وعدہ اور اس کے نتیجہ میں عاید ہونے والی ذمہ داری کا حوالہ دیا تھا اس سے یہ امید اور توقع قائم کی گئی تھی کہ اس مرتبہ وہ ضرور صاف سیدھے طریقہ سے نفاذِ شریعت کا انتظام کر کے خدا اور خلق کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ لیکن اس آرڈی ننس کے سامنے آنے کے بعد ان ساری توقعات پر پانی پھر گیا ہے۔

یہ آرڈی ننس اس مسودہ قانون سے بھی بہت پیچھے چلا گیا ہے جو صدر صاحب کی اپنی قائم کردہ کمیٹی نے جو اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین اور دیگر ماہرینِ قانون پر مشتمل تھی، چند روز پہلے پیش کیا تھا اور پریس میں شائع ہو رہا تھا۔ یہ آرڈی ننس اپنی اصل اور روح کے اعتبار سے اس مسودہ پر کوئی نمایاں فوقیت نہیں رکھتا جو سابق حکمران بار بار متحدہ شریعت محاذ کو پیش کرتے رہے ہیں۔ اور جسے شریعت محاذ نے ہمیشہ بالاتفاق مسترد کیا ہے۔

اس آرڈی ننس میں نہ شریعت کو بالاتر قانون تسلیم کیا گیا ہے نہ کسی بڑی سے بڑی عدالت کو

شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کرنے کا پابند بنانا تو درکنار اس کا اختیار ہی دیا گیا ہے، بلکہ قرارداد مقاصد کے دستور کے متن میں شامل ہونے کے بعد بعض امور میں قرآن و سنت کی بنیاد پر فیصلہ کا جو راستہ کھلا تھا اور جس کی بنیاد پر سندھ ہائی کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ نے کچھ فیصلے دیئے تھے، اس آرڈی ننس کے بعد وہ بھی بند ہو جائے گا

حقیقت یہ ہے کہ اس آرڈی ننس کے اجراء سے عملی طور پر موجودہ صورت حال میں کوئی فرق واقع نہیں ہوگا اور قوم کو نفاذ شریعت کی منزل نہیں مل سکے گی۔ لہٰذا اگر صدر صاحب یہ سمجھیں کہ انہوں نے یہ آرڈی ننس نافذ کرکے قوم سے اپنا عہد پورا کر دیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔ اب ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں ہیں یا نفاذ شریعت میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

(جاری کردہ: شعبۂ نشر و اشاعت، جماعت اسلامی پاکستان)

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں، ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں۔

(ادارہ)

حکمتِ سید مودودیؒ

جماعتِ اسلامی میں ارکان کی بھرتی

(۱)

جماعتِ اسلامی کے اجتماعِ اوّل میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے افتتاحی اجلاس میں جو خطاب کیا، اس میں اس جماعت کی خصوصیات بیان کیں اور امتیازات واضح کیے۔ جن میں سے تیسری بات یہ فرمائی:

"ثالثاً ان میں ہر قسم کے آدمی اس مفروضہ پر بھرتی کر لیے گئے ہیں کہ جب یہ مسلمان قوم میں پیدا ہوئے ہیں تو مسلمان ہی ہوں گے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارکان سے لے کر کارکنوں اور لیڈروں تک بکثرت ایسے آدمی ان جماعتوں کے نظام میں گھس گئے جو اپنی سیرت کے اعتبار سے ناقابلِ اعتبار تھے اور کسی بار امانت کو سنبھالنے کے لائق نہ تھے۔ لیکن ہم کسی شخص کو اس مفروضے پر نہیں لیتے کہ وہ مسلمان ہوگا، بلکہ جب وہ کلمہ طیبہ کے معنی و مفہوم اور مقتضیات کو جان کر اس پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے تب اُسے جماعت میں لیتے ہیں۔ اور جماعت میں آنے کے بعد اس کے جماعت میں رہنے کے لیے اس بات کو شرط لازم قرار دیتے ہیں کہ اسلام میں جو کم سے کم مقتضیاتِ ایمان ہیں ان کو پورا کرے۔ اس طرح انشاء اللہ مسلمان قوم میں سے صرف صالح عنصر ہی چھٹ کر جماعت میں آئے گا۔ اور جو بعد جو صالح بنتا جائے گا، اس جماعت میں داخل ہوتا جائے گا"۔ (رودادِ جماعتِ اسلامی حصہ اول مطبوعہ پٹھانکوٹ ص ۵)